تفسیر معارف القرآن(سورۃ طٰہ)میں وارداحادیث کا تحقیقی جائزہ

The scholarly evaluation of Ahadith narrated in Sura Taha in Tafseer Ma‘arif ul Quran by Mufti Shafi

ڈاکٹر محمد آیاز[i] شاہدامین[ii]

Abstract

Mufti Muhammad Shafi (1897- 1974) is famous religious scholar and has remarkable contribution in the field of tafseer. Tafseer Ma,arif ul Quran) is his well known classical commentary of the Quran written in Urdu .

Seventeen Ahadith in sura Taha which are quoted by Mufti Muhammad Shafi in Tafseer Ma,arif ul Quran are selected by researcher.

The main theme of this research is to is to analyze the ahadith to determine the sahih ("authentic"), hasan ("good") and da‘if (weak).Therefore it is necessary to examine both elements of hadith , sanad(‘chain‘ of the narrators)and matn(the wording of hadith).

***Key Words**: authentic, good, weak, Ma,arif ul Quran, sanad, hadith*

تفسیر "معارف القرآن" مفتی محمد شفیعؒ صاحب کی ایک نمایاں علمی کاوش ہے اور اس کا شمار اردو زبان کی ممتاز اور اہم تفاسیر میں سے ہوتا ہے۔اس تفسیر میں مختلف تفاسیر اور کتب حدیث سے احادیث اخذ کر کے عصر حاضر کے مسائل کو قرآنی انداز میں سمجھایا گیا ہے۔زیر نظر مقالہ تفسیر معارف القرآن (سورۃ طٰہ) میں وارد احادیث کی تخریج و تحقیق کی گئی ہے۔آحادیث کی جانچ پڑتال، رواۃ کی جرح وتعدیل اور احادیث کی صحت و سقم معلوم کر کے حدیث کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل سے حکم نقل کر کے حاصل بحث کو قارئین کے استفادہ کے لیے پیش کیا گیا ہے:

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، ایگریکلچر یونیورسٹی پشاور
ii پی ایچ ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

اس سورۃ میں ١٧ احادیث ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

1. حدیث

مسند دارمی میں سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کرنے سے بھی دو ہزار سال پہلے سورۃ طٰہٰ و یٰسین پڑھی (یعنی فرشتوں کو سنائی) تو فرشتوں نے کہا کہ بڑی خوش نصیب اور مبارک ہے وہ اُمّت جس پر یہ سورتیں نازل ہوں گی اور مبارک ہیں وہ سینے جو ان کو حفظ رکھیں گے اور مبارک ہیں وہ زبانیں جو ان کو پڑھیں گی:

مسند دارمی میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

حَدَّثَنَا إبرَاهیمُ بنُ المنذِرِ حَدَّثَنَاإبرَاهیمُ بن مهاجِرِ بنِ المِسمَارِ عَن عُمَرَ بنِ حَفصِ بنِ ذَکوَانَ عَن مَولَی الحُرَقة عَن أَبِی هرَیرَة رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّه صَلَّی الله عَلَیه وَسَلَّمَ: إنَّ اللّهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالَی قَرَأَ طه و یس قَبلَ أَن یَخلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرضَ بِأَلفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الملَائِکه القُرآنَ قَالَت: طُوبَی لِأُمَّة یَنزِلُ هذَا عَلَیه وَطُوبَی لِأَجوَافٍ تَحمِلُ هذَا وَطُوبی لِأَلسِنَة تَتَکَلَّمُ بِهذَا[1]

حدیث پر تبصرہ

اس حدیث کی سند میں عمر بن حفص بن ذکوان ہے، امام احمدؒ نے ترکناحدیثه وخرقناه کہا ہے۔ امام نسائی متروک اور دار قطنی ضعیف کہتے ہیں[2]۔

2. حدیث

صحیحین میں بروایت سیدنا معاذ بن جبلؓ آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ یُّرِدِ اللهُ بِه خَیْراً یفَقِهّ فِیْ الدِّیْنِ

"اللہ تعالیٰ جس شخص کی بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کا علم اور سمجھ بوجھ عطاء فرما دیتے ہیں۔"

صحیح بخاری میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

سمعت معاویة رضی الله عنه خطیبا یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: من یرد الله به خیرا یفقه فی الدین و إنما أنا قاسم والله یعطی ولن تزال هذه الأمة قائمة علی أمرالله لایضرهم من خالف هم حتی یأتی أمر الله[3].

3. حدیث

امام ابن کثیر نے ایک صحیح حدیث نقل فرمائی ہے جو علماء کے لئے بڑی بشارت ہے، یہ حدیث طبرانی نے سیدنا ثعلبہ بن حکمؓ سے روایت کی ہے، ابن کثیر نے فرمایا کہ اسناد اس کی جید ہے۔

حدیث یہ ہے:

> قال رسول الله يقول الله تعالىٰ للعلماء يوم القيامة اذاقعد علىٰ كرسيه لقضاءعباده انّى لم اجعل علمى وحكمى فيكم الاَّ وانا اريد ان اغفرلكم على ما كان منكم و لا ابالى.
>
> "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنی کرسی پر تشریف فرما ہوں گے تو علماء سے فرمائیں گے کہ میں نے اپنا علم و حکمت تمہارے سینوں میں صرف اس لئے رکھا تھا کہ میں تمہاری مغفرت کرنا چاہتا ہوں باوجود ان خطاؤں کے جو تم سے سرزد ہوئیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔"

المعجم الکبیر میں یہ حدیث ان الفاظ میں منقول ہے:

> حدثنا أحمد بن زهيرالتسترى حدثنا العلاء بن مسلمة ثنا إبراهيم الطالقانى ثنا ابن المبارک عن سفيان عن ابن حرب عن ثعلبة بن الحكم رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:يقول الله عزوجل للعلماء يوم القيامة إذا قعد على كرسيه لقضاءعباده: إنى لم أجعل علمى وحكمى فيكم إلا و أنا أريد أن أغفرلكم على ما كان فيكم ولا أبالى[4]

حدیث پر تبصرہ

امام طبرانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے لیکن اس حدیث کی سند کا مدار "العلاء بن مسلمۃ" پر ہے۔ امام ترمذی نے اس سے روایت لی ہے، لیکن ابن حجرؒ نے اسے متروک کہا ہے، ابن حبانؒ کہتے ہیں، يروى الموضوعات عن الثقات، علامہ ازدیؒ نے لا تحل الرواية عنه۔ كان لايبالى ماروى کہا ہے[5]۔

4. حدیث

مسند احمد وغیرہ میں وہب بن منبہ کی روایت ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس آگ کی طرف چلے اور اس کے قریب پہنچے تو ایک عجیب حیرت انگیز منظر دیکھا کہ ایک بڑی آگ ہے جو ہرے

بھرے درخت کے اوپر شعلے مار رہی ہے مگر حیرت یہ ہے کہ اس درخت کی کوئی شاخ یا پتہ جلتا نہیں بلکہ آگ نے درخت کے حسن اور تری و تازگی اور رونق میں اور زیادتی کر دی ہے یہ حیرت انگیز منظر کچھ دیر تک اس انتظار میں دیکھتے رہے کہ شاید کوئی چنگاری آگ کی زمین پر گرے تو یہ اُٹھالیں جب دیر تک ایسا نہ ہوا تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے گھاس وغیرہ کے کچھ تنکے جمع کر کے اُس آگ کے قریب کیا کہ اِن میں آگ لگ جائے گی تو ان کا کام ہو جائے گا، مگر جب یہ گھانس پھونس آگ کے قریب کیا تو آگ پیچھے ہٹ گئی اور بعض روایات میں ہے کہ آگ اُن کی طرف بڑھی، یہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئے، بہر حال آگ حاصل کرنے کا مطلب پورا نہ ہوا۔ یہ عجیب و غریب آگ سے حیرت کے عالم میں تھے کہ کہ ایک غیبی آواز آئی۔ (روح) یہ واقعہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو پہاڑ کے دامن میں پیش آیا جو ان کی داہنی جانب تھا اور جس کا نام طویٰ تھا۔

امام احمدؒ نے کتاب الزہد میں اس حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰه حَدَّثَنِی أَبِی حَدَّثَنَا إِسمَاعِیلُ بنُ عَبدِالکَرِیمِ بنِ مَعقِلِ بنِ مُنَبِّهٍ أَخبَرَنَا عَبدُ الصَّمَدِ بنُ مَعقِلٍ قَالَ: سَمِعتُ وَهبَ بنَ مُنَبِّهٍ رضی الله عنه قَالَ لما رأى موسى عليه السّلام النار انطلق يسير حتى وقف منها قريبا فإذا هو بنار عظيمة تفور من ورق شجرة خضراء شديدة الخضرة يقال لها العليق لا تزداد النار فى ما يرى إلا عظما و تضرما و لا تزداد الشجرة على شدة الحريق إلاخضرة وحسنا فوقف ينظر لا يدرى علام يضع أمرها إلاأنه قد ظن أنها شجرة تحترقو أوقد إليها بوقد فنالها فاحترقتو أنه إنما يمنع النار شدة خضرتها وكثرة مايئها وكثافة ورقها وعظم جذعها فوضع أمرها على هذا فوقف و هو يطمع أن يسقط منها شيء فيقتبسه فلما طال عليه ذلك أهوى إليها بضغث فى يده و هو يريد أن يقتبس من لهبها فلما فعل ذلک مالت نحوه كأنها تريده فاستأخر عنها وهاب ثم عاد فطاف بها و لم تزل تطمعه و يطمع بها ثم لم يكن شيء بأوشک من خمودها فاشتد عند ذلک عجبه و فكرفى أمرها فقال : هى نار ممتنعة لا يقتبس منها و لكنها تتضرم فى جوف شجرة فلا تحرقها ثم خمودها على قدر عظمها فى أوشک من طرفة عين فلما رأى ذلک قال إن لهذه لشأنا اثم وضع أمرها على أنها مأمورة أو مصنوعة لايدرى من أمرها ولا هم أمرت ولامن صنعها ولا لم صنعت فوقف متحيرا لايدرى أيرجع أم يقيم فبينما هو على ذلک إذ رمى بطرفه نحو فرعها فإذا أشد ما كان خضرة ساطعة

فی السماء ینظر إلیها تغشی الظلام ثم لم تزل الخضرة تنور و تصفر وتبیض حتی صار تنور اساطعا عمودا بین السماء والأرض علیه مثل شعاع الشمس تکل دونه الأبصارک لما نظر إلیهی کاد یخطف بصره فعند ذلک اشتد خوفه و حزنه فرد یده علی عینیه و لصق بالأرض وسمع حینیئذ شییئا لم یسمع السامعون بمثله عظما فلما بلغ موسی علیه السّلام الکرب واشتد علیه الهول کان ما قص الله تعالی[6]

5. حدیث

روح المعانی میں بحوالہ مسند احمد بن وہب کی روایت ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو جب نِدایاموسی ! کے لفظ سے دی گئی تو انہوں نے لبّیک کہہ کر جواب دیااور عرض کیاکہ میں آواز سُن رہاہوں مگرآوازدینےوالے کی جگہ معلوم نہیں، آپ کہاں ہے؟ تو جواب آیا کہ میں تیرےاُوپر، سامنے، پیچھےاور تیرے ساتھ ہوں۔ پھر عرض کیاکہ میں یہ کلام خود آپ کاسُن رہاہوں یا آپکے بھیجے ہوئے کسی فرشتہ کا، توجواب آیاکہ میں خود ہی آپ سے کلام کررہاہو۔

روح المعانی میں یہ حدیث ان الفاظ میں مروی ہے:

لما اشتد علیه الهول نودی من الشجرة فقیل: یا موسی فأجاب سریعا و مایدری من دعا هو ماکان سرعة إجابته إلا استیئناسا بالإنس فقال: لبیک مرارا إنی لأسمع صوتک وأحس حسک ولا أری مکانک فأین أنت: قال: أنا فوقک و معک وأمامک و خلفک و أقرب إلیک من نفس فلما سمع هذا موسی علیه السّلام علم أنه لاینبغی ذلک إلا لربه تعالی فأیقن به فقال :کذلک أنت یاإلهی فکلامک أسمع أم رسولک قال: بل أنا الذی أکلمک[7]

6. حدیث

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بشیر بن خصاصیہ ؓ کو قبروں کے درمیان جوتے پہن کر چلتے دیکھاتو فرمایا:

اِذا کنت فی مثل هذا المکان فاخلع نعلیک "جب تم اِس جیسے مکان سے گزرو(جس کااحترام مقصودہے) تواپنے جوتے اتارلو۔"

اس حدیث کے الفاظ مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ ہیں:

حدثنا وکیع قال: ثنا الأسود بن شیبان عن خالد بن سمیر عن بشیر بن نھیک عن بشیر بن الخصاصیة رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم رأی رجلا یمشی بین القبور فی نعلیه فقال: یا صاحب السبتتین ألقهما[8]

حدیث پر تبصرہ

اس حدیث کو امام ابو داود نے (۳:۲۱۷، حدیث(۳۲۳۰)اور امام بخاری نے الادب المفرد میں (۱:۴۱۵)، سنن نسائی (۴:۹۶، حدیث(۲۰۴۸) نے مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔اس حدیث کے رواۃ ثقہ ہیں[9]۔

7. حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو کوئی حکومت وامارت سپرد فرماتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ یہ اچھے کام کرے، حکومت کو اچھی طرح چلائے تو اس کو نیک وزیر دے دیتے ہیں جو اس کی مدد کرتا ہے اگر یہ کسی ضروری کام کو بھول جائے تو وزیر یاد دلاتا ہے اور جس کام کا وہ ارادہ کرے وزیر اس میں اس کی مدد کرتا ہے۔

سنن نسائی میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

أخبرنا عمرو بن عثمان قال: حدثنا بقیة قال: حَدثنا ابن المبارک عَن ابن أبی حسین عن القاسم بن محمد قال: سمعت عمتی تقول: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلی اللهُ علیه وسلم : من ولی منکم عملا فأراد الله به خیرا جعل له وزیرا صالحا إن نسی ذکر هو إن ذکر أعانه[10]

سنن ابی داود میں یہ حدیث کچھ الفاظ کی زیادتی کے ساتھ یوں نقل کی گئی ہے:

حدثنا موسی بن عامر المری حدثنا الولید حدثنا زھیر بن محمد عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن ابیه عن عائشة قالت ، قال رسول الله إذا اراد الله با لامیر خیرا جعل له وزیرا صدق ،ان نسی ذکره ،وان ذکر اعانه ، واذا اراد الله به غیر ذلک جعل له وزیرا سوءان نسی لم یذکره وان ذکر لم یعنه

سنن نسائی اور ابو داود کے محقق البانی کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے[11]۔

8. حدیث

حدیث الفتون کے نام سے طویل حدیث سنن نسائی کتاب التفسیر میں بروایت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نقل کی ہے اور ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں بھی اس کو پورا نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس روایت کو مرفوع یعنی رسول اللہ ﷺ کا بیان قرار دیا ہے اور ابن کثیر نے بھی حدیث کے مرفوع ہونے کی توثیق کے لئے فرمایا ہے: وَ صَدَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یعنی اس حدیث کا مرفوع ہونا میرے نزدیک درست ہے، پھر اس کے لئے ایک دلیل بھی بیان فرمائی۔

اس کے بعد یہ بھی نقل فرمایا ہے کہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے بھی اپنی اپنی تفسیروں میں یہ روایت نقل کی ہے مگر وہ موقوف یعنی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا کلام ہے، مرفوع حدیث کے جملے اس میں کہیں کہیں آئے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت کعب احبارؒ سے لی ہے جیسا کہ بہت سے مواقع میں ایسا ہوا ہے مگر ابن کثیر جیسے ناقدِ حدیث اور نسائی جیسے امام حدیث اس کو مرفوع مانتے ہیں اور جنہوں نے مرفوع تسلیم نہیں کیا وہ بھی اس کے مضمون پر کوئی نکیر نہیں کرتے اور اکثر حصہ اس کا تو خود قرآن کریم کی آیات میں آیا ہوا ہے اس لئے پوری حدیث کا ترجمہ لکھا جاتا ہے جس میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے تفصیلی قصے کی ضمن میں بہت سے علمی اور عملی فوائد بھی ہیں۔

سیدنا سعید بن جُبیرؒ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آئی ہے یعنی فَتَنّٰکَ فُتُوْناً میں نے دریافت کیا کہ اس میں فُتُوْنٌ سے کیا مراد ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ اس کا واقعہ بڑا طویل ہے صبح کو سویرے آ جاؤ تو بتلادیں گے، جب اگلے دِن صبح ہوئی تو میں سویرے ہی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو گیا تاکہ کل جو وعدہ فرمایا تھا اس کو پورا کراؤں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سنو۔

سنن نسائی میں یہ حدیث ان الفاظ میں منقول ہے:

أَخبَرَنَا عَبدُ اللهِ بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ هارُونَ أَخبَرَنَا أَصبَغُ بنُ زَيدٍ حَدَّثَنَا القَاسِمُ بنُ أَبِي أَيُّوبَأنی سَعِيدُ بنُ جُبَيرٍ قَالَ: سَأَلتُ عَبدَ اللهِ بنَ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما عَن قَولِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى عَلَيه السَّلَامُ: وَفَتَنَّاکَ فُتُونًا طه: فَسَأَلتُه

عَنِ الفُتُونِ مَاهوَ قَالَ: استَأنِفِ النَّهارَ يَا ابنَ جُبَيرٍ فَإِنَّ لَهَا حَدِيثًا طَوِيلًا فَلَمَّا أَصبَحتُ غَدَوتُعَلَى ابنِ عَبَّاسٍ لِأَنتَجِزَ مِنه مَا وَعَدَنِى مِن حَدِيثِ الفُتُونِ فَقَالَ: تَذَاكَرَ فِرعَونُ وَجُلَسَاؤُه مَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَ إِبرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ أَن يجعَلَ فِى ذُرِّيَّتِه أَنبِيَاءَ وَمُلُوكًا فَقَالَ بَعضُهم: إِنَّ بَنِى إِسرَائِيلَ يَنتَظِرُونَ ذَلِكَ مَا يَشُكُّونَ فِيه وَكَانُوا يَظُنُّونَ أَنَّه يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ عَلَيهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّاهلَكَ قَالُوا: لَيسَ هكَذَا كَانَ وَعدُ إِبرَاهِيمَ عَلَيه السَّلَامُ فَقَالَ فِرعَونُ: فَكَيفَ تَرَونَ فَايئتَمَرُوا وَأَجمَعُوا أَمرَهُم عَلَى أَن يَبعَثَ رِجَالًا مَعَهُمُ الشِّفَارُ يَطُوفُونَ فِى بَنِى إِسرَائِيلَ فَلَا يجِدُونَ مَولُودًا ذَكَرًا إِلَّا ذَبَحُوهُ فَفَعَلُوا ذَلِكَ فَلَمَّا رَأَوا أَنَّ الكِبَارَ مِن بَنِى إِسرَائِيلَ يمُوتُونَ بِآجَالِهِم وَالصَّغَارَ يُذبَحُونَ قَالُوا: تُوشِكُونَ أَن تُفنُوا بَنِى إِسرَائِيلَ فَتَصِيرُوا أَن تُبَاشِرُوا مِنَ الأَعمَالِ وَالخِدمَةِ الَّذِى كَانُوا يَكفُونَكُم فَاقتُلُوا عَامًا كُلَّ مَولُودٍ ذَكَرٍ فَيَقِلُّ نَبَاتُهُم وَدَعُوا عَامًا فَلَا تَقتُلُوا مِنهُم أَحَدًا فَيَنشَأُ الصِّغَارُ مَكَانَ مَن يمُوتُ مِنَ الكِبَارِ فَإِنَّهُم لَن يَكثُرُوا بِمَن تَستَحيُونَ مِنهُم فَتَخَافُوا مُكَاثَرَتَهُم إِيَّاكُم وَلَن يَفنَوا بِمَن تَقتُلُونَ وَتحتَاجُونَ إِلَيهِم فَأَجمَعُوا أَمرَهُم عَلَى ذَلِكَ فَحَمَلَت أُمُّ مُوسَى بِهَارُونَ فِى العَامِ الَّذِى لَا يُذبَحُ فِيهِ الغِلمَانُ فَوَلَدتُهُ عَلَانِيَةً آمِنَةً: فَلَمَّا كَانَ مِن قَابِلٍ حمَلَت بِمُوسَى فَوَقَعَ فِى قَلبِهَا الهَمُّ وَالحَزَنُ وَذَلِكَ مِنَ الفُتُونِ يَا ابنَ جُبَيرٍ مَا دَخَلَ عَلَيهِ فِى بَطنِ أُمِّهِ مِمَّا يُرَادُ بِهِ فَأَوحَى اللهُ جَلَّ ذِكرُهُ إِلَيهَا أَن لَا تخَافِى وَلَا تحزَنِى إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ المرسَلِينَ القصص: فَأَمَرَهَا إِذَا وَلَدَت أَن تجعَلَهُ فِى تَابُوتٍ وَتُلقِيَهُ فِى اليَمِّ فَلَمَّاوَلَدَت فَعَلَت ذَلِكَ فَلَمَّا تَوَارَى عَنهَا ابنُهَا أَتَاهَا الشَّيطَانُ فَقَالَت فِى نَفسِهَا: مَا فَعَلتُ بِابنِى لَوذُبِحَ عِندِى فَوَارَيتُهُ وَكَفَّنتُهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَن أُلقِيَهُ إِلَى دَوَابِّ البَحرِ وَحِيتَانِهِ فَانتَهَى الماءُ بِهِحَتَّى أَوفَى بِهِ عِندَ فُرضَةِ مُستَقَى جَوَارِى امرَأَةِ فِرعَونَ فَلَمَّا رَأَينَهُ أَخَذنَهُ فَهَممنَ أَن يَفتَحنَ التَّابُوتَ فَقَالَ بَعضُهُنَّ: إِنَّ فِى هَذَا مَالًا وَإِنَّا إِن فَتَحنَاهُ لَم تُصَدِّقنَا امرَأَةُ الملِكِ بِمَا وَجَدنَا فِيهِ فَحَمَلنَهُ كَهَيئَتِهِ لَم يُخرِجنَ مِنهُ شَيئًا حَتَّى دَفَعنَهُ إِلَيهَا فَلَمَّا فَتَحَتهُ رَأَت فِيهِ غُلَامًا فَأُلقِىَ عَلَيهَا مِنهُ محَبَّةٌ لَم يُلقَ مِنهَا عَلَى أَحَدٍ قَطُّ وَأَصبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَى فَارِغًا القصص: مِن ذِكرِ كُلِّ شَىءٍ إِلَّا مِن ذِكرِ مُوسَى فَلَمَّا سَمِعَ الذَّبَّاحُونَ بِأَمرِهِ أَقبَلُوا بِشِفَارِهِم إِلَى امرَأَةِ فِرعَونَ لِيَذبَحُوهُ وَذَلِكَ مِنَ الفُتُونِيَا ابنَ جُبَيرٍ فَقَالَت لَهُم: أَقِرُّوهُ فَإِنَّ هَذَا الوَاحِدَ لَا يَزِيدُ فِى بَنِى إِسرَائِيلَ حَتَّى آتِىَ فِرعَونَفَأَستَوهِبَهُ مِنهُ فَإِن وَهَبَهُ لِى كُنتُم قَد أَحسَنتُم وَأَجمَلتُم وَإِن أَمَرَ بِذَبحِهِ لَم أَلُم كُم فَأَتَت فِرعَونَ فَقَالَت: قُرَّةُ عَينٍ لِى وَلَكَ فَقَالَ فِرعَونُ كُونُ لَكِ فَأَمَّا لِى فَلَا

حَاجَةَ لِيفوَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي يُحلَفُ بِهِ لَو أَقَرَّ فِرعَونُ أَن يَكُونَ لَهُ قُرَّةَ عَينٍ كَمَا أَقَرَّتِ امرَأَتُهُ لَهَدَاهُ الله الَّذِي أُمِرَ بِه[12]

حدیث پر تبصرہ

اس حدیث کے رواۃ ثقہ ہیں۔اصبغ بن زیدؔ اور قاسم بن ابی ایوب کے علاوہ باقی رواۃ صحیحین کے ہیں[13]۔

9. حدیث

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ ایک گاؤں والے نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا کہ صُور کیا چیز ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعتَمِرٌ قَالَ: سَمِعتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَسلَمُ عَن بِشرِ بنِ شَغَافٍ عَن عَبدِ اللَّهِ بنِ عَمرٍو رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصُّورُ قَرنٌ يُنفَخُ فِيهِ[14]

مسند احمد میں یہ حدیث ان الفاظ مروی ہے:

حدثنا إسماعيل حدثنا سليمان التيمى عن أسلَم العِجلى عن بِشر بن شغَاف عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنه قال: قال أعرابى: يارسول الله ماالصُّور قال: قَرن ينفخ فيه

مسند احمد کے محقق شعیب کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے[15]۔

10. حدیث

صحیح حدیث میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ابتداء وحی میں جب سیدنا جبرئیل علیہ السلام کوئی آیتِ قرآن لے کر آتے اور رسول اللہ ﷺ کو سناتے تو آپ اُن کے ساتھ ساتھ آیت کو پڑھنے کی بھی کوشش فرماتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یاد سے نکل جائے اس میں آپ ﷺ پر دوہری مشقت ہوتی تھی، اول قرآن کو جبرئیل سے سننے اور سمجھنے کی، اس کے ساتھ اس کو یاد رکھنے کے لئے اپنی زبان سے ادا کرنے کی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت (سورۃ طٰہٰ ۲۰ : ۱۱۴)[16] میں نیز سورۃ القیامۃ کی آیت لا تحرک به لسانک[17] میں آپ ﷺ کے لیے یہ آسانی پیدا فرمادی کہ جو آیت قرآن کی آپ پر نازل کی جاتی ہے اُن کا یاد رکھنا آپ کی ذمہ داری نہیں، وہ ہمارے ذمہ ہے، ہم خود آپ ﷺ کو یاد کرادیں گے۔ اس لئے آپ ﷺ کو سیدنا جبرئیل علیہ

السلام کے ساتھ ساتھ پڑھنے اور زبان کو حرکت دینے کی ضرورت نہیں، آپ ﷺ اُس وقت صرف اطمینان کے ساتھ سُنا کریں البتہ یہ دُعا کرتے رہیں کہ:

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً "اے میرے پروردگار میرا علم بڑھادیجئے۔"

اس جامع دُعاء میں نازل شدہ قرآن کا یاد رکھنا بھی داخل ہے اور غیر نازل شدہ کی طلب بھی اور اس کے سمجھنے کی توفیق بھی۔ امام بخاری نے اس حدیث کو ان الفاظ نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذانزل جبريل بالوحى وكان مما يحرک به لسانه وشفتيه فى شتد عليه وكان يعرف منه فأنزل الله الآية التى فى : لاأقسم بيوم القيامة:لاتحرک به لسانک لتعجل به إن عليناجمعه (القيامة):فإن علينا أن نجمعه فى صدرک و قرآنه فإذا قرأناه فاتبع قرآنه (القيامة) فإذاأنزلناه فاستمع ثم إن علينا بيانه (القيامة)قال: إن علينا أن نبينه بلسانک: قال وكان إذا أتاه جبريل أطرقف إذا ذهب قرأه كما وعده الله[18]

11. حدیث

حدیث صحیح میں ہے: رفع عن امتى الخطا والنسيان یعنی: میری امت سے خطاء اور نسیان کا گناہ معاف کر دیا گیا ہے۔ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ کتب حدیث میں موجود نہیں ہے۔ صحیح ابن حبان میں یہ حدیث ان الفاظ میں مذکور ہے:

اخبرنا وصيف بن عبد الله الحافظ بانطاكية حدثنا الربيع بن سليمان ا لمراد يحدثنا بشر بن بكر عن الاوزاعى عن عطاء ابن ابى رباح عن عبيد بن عمير عن ابن عباس رضى الله عنهما ان رسول الله قال ان الله تجاوز عن امتى الخطاء النسيان و ما استكرهوه عليه[19]

حدیث پر تبصرہ

یہ حدیث صحیح ہے۔ سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ بشیر بن بکر کے علاوہ تمام روای بخاری اور مسلم کے ہیں[20]۔

12. حدیث

صحیح بخاری اور تمام کُتُبِ حدیث میں بروایت سعدؓ وغیرہ یہ حدیث منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دُنیا کی بلائیں اور مصیبتیں سب سے زیادہ انبیاء پر سخت ہوتی ہیں اُن کے بعد جو جس درجہ کا صالح اور وَلی ہے اُسی کی مناسبت سے اُس کو یہ تکلیفیں پہنچتی ہیں، اس کے بالمقابل عموماً

کفار وفجار کو خوش حالی اور عیش و عشرت میں دیکھا جاتا ہے، تو پھر یہ ارشاد قرآنی کہ اُن کی معیشت تنگ ہو گی آخرت کے لئے تو ہو سکتا ہے دُنیا میں خلافِ مشاہدہ معلوم ہوتا ہے۔

امام بخاری نے اس عنوان أشد الناس بلاء الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل سے صحیح بخاری سے باب قائم کیا ہے۔ مسند بزار اور مستدرک حاکم میں یہ حدیث ان الفاظ مروی ہے۔

حدثنا إسماعيل بن أبي الحارث قال: نا يحيى بن إسحاق قال: نا شريک عن سماک عن مصعب بن سعد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : أشدالناس بلاء الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل[21]

حدیث .13

مسند بزار میں بسند جید سیدنا ابو ہریرہ سے یہ حدیث منقول ہے کہ رسول اللہ انے خود اس آیت (سورۃ طٰہٰ ۱۲۴:۲۰) کے لفظ مَعِيْشَةً ضَنْكاً کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اس سے مراد قبر کا عالم ہے۔ مسند بزار میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

حدثنا محمد بن يحيى الأزدي حدثنا محمد بن عمر حدثنا هشام بن سعد عن سعيد بن أبيه لالعن ابن حجيرة، عن أبي هريرة رضي الله عنه ،عن النبي صلى الله عليه وسلم فيقول الله تبارک و تعالى فإن له معيشة ضنكا قال المعيشة الضنک الذي قال الله تبارک و تعالى أنه يسلط عليه تسعة و تسعون حية ينهشون لحمه حتى تقوم الساعة[22]

حدیث .14

سیدنا عمر فاروقؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ اکے خاص حجرہ میں داخل ہوئے جس میں آپؐ خلوت گزیں تھے اور یہ دیکھا کہ آپ ایک موٹی موٹی تیلیوں کے بوریئے پر لیٹے ہوئے ہیں اور ان تیلیوں کے نشانات آپ ﷺ کے بدن مبارک پر کھڑے ہو گئے ہیں تو بے اختیار رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کسریٰ اور قیصر اور اُن کے اُمراء کیسی کیسی نعمتوں اور راحتوں میں ہیں اور آپ ساری مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے منتخب رسول اور محبوب ہیں اور آپ ﷺ کی معیشت کا یہ حال ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن خطاب کیا تم اب تک شک و شبہ میں مبتلاء ہو یہ لوگ تو وہ

ہیں جن کی لذات و محبوبات اللہ تعالیٰ نے اسی دُنیا میں اُن کو دے دی ہیں آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہیں وہاں عذاب ہی عذاب ہے (اور مؤمنین کا معاملہ برعکس ہے) ۔

صحیح مسلم میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

حدثنا هارون بن سعيد الأيلى حدثنا عبدالله بن وهب أخبرنى سليمان يعنى ابن بلال أخبرنى يحيى أخبرنى عبيد بن حنين أنه سمع عبدالله بن عباس رضى الله عنهما حدث قال : مكث تسنة و أنا أريد أن أ سأل عمربن الخطاب عن آية فما أستطيع أن أسأله هيبة له حتى خرج حاجا فخرجت معه فلما رجع فكنا ببعض الطريق عدل إلى الأراک لحاجة له فوقفت له حتى فرغ ثم سرت معه فقلت : يا أمير المؤمنين من اللتان تظاهرتا على رسول الله صلى الله عليه وسلم من أزواجه فقال : تلک حفصة و عايئشة قال فقلتله : والله إن كنت لأريد أنأ سألک عن هذا منذ سنة فما أستطيع هيبة لک قال: فلا تفعل ماظننت أن عندى من علم فسلنى عنه فإن كنت أعلمه أخبرتک قال: و قال عمر: والله إن كنافى الجاهلية ما نعد للنساء أمرا حتى أنزل الله تعالى فى هن ما أنزل و قسم لهن ما قسم قال : فبينما أنا فى أمرأ أتمره إذ قالت لى امرأتى: لو صنعت كذا و كذا فقلت لها: و مالک أنت و لما هاهنا وما تكلفک فى أمر أريده فقالت لى: عجبالک ياابن الخطاب ما تريد أن تراجع أنت و إن ابنتک لتراجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يظل يومه غضبان قال عمر: فآخذردايئى ثم أخرج مكانى حتى أدخل على حفصة فقلت لها: يابنية إنک لتراجعين رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يظل يومه غضبان فقالت حفصة: والله إنالنراجعه فقلت: تعلمين أن يأحذرک عقوبةالله و غضب رسوله يابنية لايغرنک هذه التى قد أعجبها حسنها وحب رسول الله صلى الله عليه وسلم إياهاثم خرجت حتى أدخل على أم سلمة لقرابتى منها فكلمتها فقالت لى أم سلمة :عجبالک يا ابن الخطاب قد دخلت فى كل شىء حتى تبتغى أنت دخلبين رسول الله صلى الله عليه وسلم وأزواجه قال: فأخذتنى أخذا كسرتنى عن بعض ما كنت أجد فخرجت من عندها و كان لى صاحب من الأنصار إذاغبت أتانى بالخبر و إذا غاب كنت أناآتيه بالخبر ونحن حينيئذ نتخوف ملكا من ملوک غسان ذكر لنا أنه يريد أن يسير إلينا فقد امتلأت صدورنا منه فأتى صاحبى الأنصارى يدق الباب وقال: افتح افتح فقلت: جاء الغسانى فقال: أشد منذلک اعتزل رسول الله صلى الله عليه وسلم أزواجه فقلت: رغم أنف حفصة و عايئشة ثم آخذثوبى فأخرج حتى جيئتف إذا رسول

الله صلى الله عليه وسلم فى مشربة له يرتقى إليها بعجلة وغلام لرسول الله صلى الله عليه و سلم أسود على رأس الدرجة فقلت : هذا عمر فأذن لى قال عمر رضى الله عنه: فقصصت على رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الحديث فلما بلغت حديثأ مسلمة تبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم و إنه لعلى حصير ما بينه و بينه شيء و تحت رأسه و سادة من أدم حشوها ليف وإن عند رجليه قرظا مضبورا و عند رأسه أهبا معلقة فرأيت أثر الحصير فى جنب رسول الله صلى الله عليه و سلم فبكيت فقال: ما يبكيك فقلت: يا رسول الله إن كسرى و قيصر فيما هما فيه وأنت رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أما ترضى أن تكون لهما الدنيا ولک الآخرة[23]

15. حدیث

ابن ابی حاتمؒ نے بروایت سیدنا ابو سعید خدریؓ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ان اخوف ما اخاف علیکم ما یفتح الله لکم من زهرة الدنیا مجھے تم لوگوں کے بارے میں جس چیز کا سب سے زیادہ خوف اور خطرہ ہے وہ دولت و زینتِ دُنیا ہے جو تم پر کھول دی جائے گی۔

ابن ابی حاتم نے اس حدیث کو بلا سند ذکر کیا ہے:

إن أخوف ما أخاف عليكم ما يخرج الله من نبات الأرض و زهرة الدنيا[24]

16. حدیث

ترمذی اور ابن ماجہ نے سیدنا ابو ہریرہؓ کی وایت سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يقول الله تعالىٰ يا ابن آدم تفرغ لعبادتى املاء صدرک غنى واسد فقرک وان لم تفعل ملاءت صدرک شغلا ولم اسد فقرک

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے اپنے آپ کو فارغ کر لے تو میں تیرے سینے کو غناء واستغناء سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کو دور کر دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرا سینہ فکر اور شغل سے بھر دوں گا اور محتاجی دور نہ کروں گا (یعنی جتنا مال بڑھتا جائے گا حرص بھی اتنی بڑھتی چلی جائے گی اس لیے ہمیشہ محتاج ہی رہے گا)۔"

امام بخاری نے اس حدیث کو نقل کیا ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَومٍ عَلَى المِنبَرِ وَ جَلَسنَا حَولَهُ فَقَالَ: إِنِّى مِمَّا أَخَافُ عَلَيكُم مِن بَعدِى مَا يُفتَحُ عَلَيكُم مِن زَهرَةِ الدُّنيَا وَزِينَتِها فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَ يَأتِى الخَيرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ

وَسَلَّمَ فَقِيلَلَهُ: مَاشَأْنُکَ تُکَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَلاَيُکَلِّمُکَ فَرَأَينَا أَنَّهُ يُنزَلُ عَلَيهِ قَالَ: فَمَسَحَ عَنهُ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ: أَينَ السَّايِئلُ وَ كَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ لاَيَأْتِى الخَيرُ بِالشَّرِّ وَ إِنَّ مِمَّا يُنبِتُ الرَّبِيعُ يَقتُلُ أَو يُلِمُّ إِلَّاآكِلَةَ الخَضرَاءِ أَكَلَت حَتَّى إِذَا امتَدَّت خَاصِرَتَاهَا استَقبَلَت عَينَ الشَّمسِ فَثَلَطَت وَبَالَت وَرَتَعَت وَ إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلوَةٌ فَنِعمَ صَاحِبُ المسلِمِ مَا أَعطَى مِنهُ المِسكِينَ وَ اليَتِيمَ وَ ابنَ السَّبِيلِ أَو كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَن يَأخُذُ بِغَيرِحَقِّهِ كَالَّذِى يَأكُلُ وَلاَيَشبَعُ وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيهِ يَومَ القِيَامَةِ[25]

17. حدیث

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ:

مَنْ جعل همومه همّاً واحداً همّ المعاد كفاه الله هم دُنياه و من تشعبت به الهموم فى احوال الدنيا لم يبال الله فى اى اودية هلك

"جو شخص اپنے سارے فکروں کو ایک فکر یعنی آخرت کی فکر بنا دے تو اللہ تعالیٰ اُس کے دُنیاکے فکروں کی خود کفالت کر لیتا ہے اور جس کے فکر دُنیا کے مختلف کاموں میں لگے رہے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ ان فکروں کے کسی جنگل میں ہلاک ہو جائے۔"

یہ حدیث ابن ماجہ میں ان الفاظ کے ساتھ منقول ہے:

حدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدٍ وَالحُسَينُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبدُ اللَّهِ بنُ نُمَيرٍ عَن مُعَاوِيَةَ النَّصرِيِّ عَن نَهشَلٍ عَنِ الضَّحَّاکِ عَنِ الأَسوَدِ بنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبدُ اللَّهِ: سَمِعتُ نَبِيَّكُم صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَن جَعَلَ الهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ المَعَادِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنيَاهُ وَمَن تَشَعَّبَت بِهِ الهُمُومُ فِى أَحوَالِ الدُّنيَا لَم يُبَالِ اللَّهُ فِى أَيِّ أَودِيَتِهِ هَلَکَ[26]

حدیث پر تبصرہ

یہ حدیث حسن ہے،اس کی سند میں نَہشَل بن مسعد ہیں امام حاکم کہتے ہیں نَہشَل ضحاک سے معضل روایات نقل کرتا ہے۔امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ معاویۃ النصری سے منکرروایات نقل کرتا ہے[27]۔

اس حدیث کو حاکم نے المستدرک میں صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا أبو بكر بن إسحاق الفقيه أنبأ محمد بن إسحاق الفقيه أنبأ محمد بن غالب ثنا سعيد بن سليمان الواسطى ثنا أبو عقيل يحيى بن المتوكل عن عمر بن محمد بن زيد عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من جعل الهموم هما واحدا كفاه الله هم دنياه ومن تشعبت به الهموم لم يبال الله فى أى أودية الدنيا هلک [28]

نوٹ: مفتی صاحب نے معارف القرآن میں لفظ همومه لکھا ہے جب کہ حدیث میں هموم کا لفظ آیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل الدارمی التمیمی السمرقندی، مسند الدارمی ۴:۲۱۴۷ ،حدیث(۳۴۵۷)، دارالمغنی للنشر والتوزیع المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ الاولی: ۱۴۱۲ھ

2 میزان الاعتدال، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد الذہبی ۳:۱۸۹، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت۔لبنان، ۱۳۲۸ھ

3 صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل، کتاب العلم (۲) باب: من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین (۱۳) حدیث (۷۱) دار طوق النجاۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۲ھ

4 سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی، المعجم الکبیر ۲: ۸۴، مکتبۃ ابن تیمیۃ، قاہرہ (س۔ن)

5 میزان الاعتدال ۳:۱۰۵۔۔۔ابو عبدالرحمن محمد ناصر الدین البانی، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ، ۲:۲۵۷، دارالمعارف الریاض المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۱۲ھ

6 امام احمد بن حنبل، الزہد ۱:۵۴، دار الکتب العلمیۃ، ی ۱۴۲۰ھ۔۔۔روح المعانی شہاب الدین محمود بن عبداللہ، تفسیر الاوسی ۸:۴۸۱

7 الزہد، امام احمد بن حنبل، ج۱، ص ۵۴، دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۰ھ۔ تفسیر الاوسی، روح المعانی شہاب الدین محمود بن عبداللہ، ج۸، ص ۴۸۳ ۔

8 مصنف ابن ابی شیبہ ۳: ۶۵، حدیث (۱۲۱۴۲)

9 محمود محمد بن خلیل، المسند الجامع ۳: ۲۵۹، حدیث (۱۹۴۱)، دار الجبل للطباعۃ والنشر والتوازیع بیروت، ۱۴۱۳ھ

10 سنن نسائی کتاب: البیعۃ (۳۹) باب: وزیر الامام (۳۳) حدیث (۴۲۰۴)

11 سنن ابی داود ۳:۱۳۱، حدیث (۲۹۳۲)

12 سنن الکبریٰ للنسائی ۱۰: ۱۷۲، کتاب التفسیر (۷۰) حدیث الفتون (۱۱۲۶۳)

13 مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ۷: ۶۶، اتحاف الخیرۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشرۃ ۶: ۲۲۳

14 سنن ابی داود ۴: ۲۳۶، حدیث (۳۷۳۲)

15 مسند احمد بن حنبل ۱۱: ۵۳، مسند عمرو بن العاصؓ، حدیث (۶۵۰۷)

16 فتعلی اللہ الملک الحق ، ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضیٰ الیک وحی ھوقل رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡما (سورۃ القیامۃ ۷۵: ۱۶)

17 سورۃ طٰہٰ ۲۰: ۱۱۴

18 صحیح البخاری، باب بدء الوحی، حدیث (۵)

19 صحیح ابن حبان ۱۶: ۲۰۲۰

20 نفس مصدر

21 ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق المعروف بالبزار، مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار ۳: ۳۴۹، حدیث (۱۱۵۰)۔۔۔المستدرک علی الصحیحین للحاکم ۳: ۳۸۶

22 مسند البزار المنشور باسم البحر الزخارج ۱۶: ۲۳۸، حدیث (۹۴۰۶)

23 صحیح مسلم، کتاب: الطلاق (۱۸)، باب: فِی الإِیلَاءِ واعتزَالِ النِّسَاءِ وَتَخیِیرِھِنَّ و قَولِهِ تَعَالَی: وَإِن تَظَاهَرَا عَلَیهِ التحریم (۵)، حدیث (۱۴۷۹)

24 تفسیر ابن ابی حاتم ۷: ۲۴۴۲

25 صحیح بخاری، کتاب: الزکاۃ (۱۱) باب: االصدقۃ علی الیتامیٰ (۴۷) حدیث (۱۴۶۵)

26 سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد (۳۷)، باب: الھم بالدنیا (۳) حدیث (۴۱۰۶)

27 ابوالعباس شہاب الدین احمد بن ابی بکر، مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ ۱: ۳۸، دار العربیۃ۔ بیروت، ۱۴۰۳ھ

28 المستدرک علی الصحیحین الحاکم، حدیث (۳۴۵۸)